

سپریم کورٹ رپورٹس۔ [2003]۔ ایس۔ یو۔ پی۔ پی۔ 2۔ ایس۔ سی۔ آر

ایم۔ رنگاسامی بنام رینگمل اور دیگران

25 اگست 2003

[وائی۔ کے۔ سا بھاروال اور جی۔ پی۔ ماتھور، جسٹسز]

جانشینی ایکٹ، 1925- دفعہ 63 (سی)۔ جائیداد منتقلی ایکٹ، 1882- دفعہ 3- ایویڈنس ایکٹ، 1872- دفعہ 68- ہبہ- دادی کے ذریعہ پوتے کے حق میں- بندوبست کے کاموں کے ذریعہ- چیلنج کیا گیا کہ اسے ناجائز دباو و رسوخ کے تحت دعویٰ دی گئی ہے۔ ناجائز دباو و رسوخ ثابت کرنے کا بوجھ دعویٰ دینے والے کے مخلصانہ تعلقات میں ہونے کی استدعا کی گئی۔ مقدمہ حکم دیا گیا۔ پہلی اپیل عدالت نے فیصلہ دیا کہ اعمال برائیوں سے دوچار نہیں ہیں۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ دفعہ 63 (سی) کے لحاظ سے شواہد کی کمی کی وجہ سے اعمال کے گواہوں کو تصدیق کرنے کے ثبوت کو مسترد نہیں کیا گیا۔ اپیل پر فیصلہ: دفعہ 63 (سی) کی عدم تعمیل اعمال کے نفاذ کو متاثر نہیں کرتی ہے کیونکہ یہ تحائف کی نوعیت میں ہیں اور یہ وصیت کے ثبوت کا معاملہ نہیں ہے۔ گواہوں کی تصدیق کی گواہی کو غلط بنیاد پر مسترد کر دیا گیا تھا۔

ناجائز دباو و رسوخ- دستاویز پر عمل درآمد کے لیے- اس کا مفروضہ- کب پیدا ہوتا ہے- صرف اس وجہ سے کہ فریقین تقریباً متعلق تھے اور اس وجہ سے کہ واہب بوڑھا یا کمزور کردار کا تھا، ناجائز دباو و رسوخ کا کوئی مفروضہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ عام طور پر وکیل اور مؤکل، اعتمادی اور مستفید ٹرسٹ، روحانی مشیر اور عقیدت مند، طبی معاون اور مریض، والدین اور بچے کے تعلقات وہ ہوتے ہیں جن میں ایسا مفروضہ پیدا ہوتا ہے۔ ایویڈنس ایکٹ، 1872- دفعہ 114۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908- دفعہ 100- دوسری اپیل- کی اجازت کے تحت ثبوت کی دوبارہ

تعریف- منعقد:- اجازت نہیں۔

جائیداد متدعو یہ خصوصی طور پر 'این' کی تھی۔ اس کی موت کے بعد مدعا علیہان، اس کے پوتے نے مقدمے کی جائیداد متدعو یہ خصوصی حق کا دعویٰ کیا۔ مدعا علیہ- مدعیوں، 'این' کی بیٹیوں نے اپیل کنندہ کو ایک نوٹس بھیجا جس میں اسے جائیدادوں سے لطف اندوز ہونے میں غیر قانونی مداخلت سے روکنے کا مطالبہ کیا گیا۔ ان کے مطابق، ان کی والدہ نے باضابطہ طور پر ایک رجسٹرڈ وصیت پر عمل درآمد کیا تھا جس کے تحت انہوں نے شیڈول اے میں ان کے حق میں جائیدادوں کی وصیت کی تھی۔ شیڈول بی کی وہ جائیدادیں جن کے سلسلے میں ان کی بے روزگاری سے موت ہو گئی تھی، انہیں ایک ساتھ 3 چوتھائی حصے کی حد تک اور مدعا علیہ نمبر 1 کے ذریعہ 1 چوتھائی غیر منقسم حصے کی حد تک وراثت میں ملی تھیں۔ نوٹس کے جواب میں، اپیل کنندہ نے ان کے حق کی تردید کی اور 'این' کے ذریعے اس کے حق میں انجام دیے گئے دو بندوبست (نمائش بی-6 اور بی-7) کے تحت شیڈول اے اور بی کی جائیدادوں پر اپنے خصوصی حق کا دعویٰ کیا۔ جواب دہندگان نے اس حق استقرا لیے مقدمہ دائر کیا کہ شیڈول 'اے' کی جائیدادیں خصوصی دعویٰ پر ان کی ہیں اور مزید شیڈول بی کی جائیدادوں کو چار مساوی حصص میں تقسیم کرنے کی درخواست کی۔ ان کا مقدمہ یہ تھا کہ پہلے مدعا علیہ نے اپنی دادی پر غالب اثر و رسوخ کا استعمال کرتے ہوئے، اس کی بڑھاپے، دھندلی نظر اور ذہنی حالت کا استحصال کرتے ہوئے بندوبست پر عمل درآمد کرایا؛ اور چونکہ اس کا اپنی دادی کے ساتھ مخلصانہ تعلق تھا، اس لیے بندوبست پر عمل درآمد میں ناجائز دباو و رسوخ کی عدم موجودگی کو قائم کرنے کا بوجھ اس پر تھا۔

ٹرائل کورٹ نے دعویٰ فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ نمائش بی-6 اور بی-7 جو گفٹ ڈیڈز کی نوعیت کے تھے وہ درست دستاویزات نہیں تھے اور انہیں دھوکہ دہی، غلط بیانی اور ناجائز دباو و رسوخ سے وجود میں لایا گیا تھا۔ اپیل میں، پہلی ایپلٹ عدالت نے ٹرائل کورٹ کے ڈگری نامے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ نمائشوں کو کسی بھی غلط حالات سے متاثر نہیں کیا گیا جیسا کہ عرضی دعویٰ میں الزام لگایا گیا ہے، کیونکہ 'این' جسمانی طور پر صحت مند اور صحت مند تھا جب اس نے نمائشوں کو انجام دیا اور یہ کہ اس نے رضا کارانہ طور پر مذکورہ دستاویزات کو اس دستاویز کی نوعیت اور مقصد کے مکمل علم کے ساتھ انجام دیا جس پر وہ عمل درآمد کر رہی تھی۔ عدالت عالیہ نے شواہد کی دوبارہ تعریف کی اور دوسری اپیل کو یہ کہتے ہوئے منظور کر لیا کہ اعمال ثابت نہیں ہوئے ہیں؛ کہ جائیداد منتقلی ایکٹ 1882 میں 'تصدیق شدہ' اظہار کی وضاحت نہیں کی گئی ہے اور بھارتیہ جانشینی ایکٹ 1925 کی دفعہ 63 (سی) لاگو ہے؛ اور تصدیق کرنے والے دو گواہوں کی گواہی جانشینی ایکٹ کی دفعہ 63 کے لحاظ سے ثبوت کی کمی کی وجہ سے مسترد

ہونے کے جوابدہ تھی۔ لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے۔

منعقد: 1. پہلی اپیلٹ عدالت نے نتائج کو درست طریقے سے درج کیا ہے۔ اس بنیاد پر کوئی بنیاد نہیں ہے کہ عدالت عالیہ دوسری اپیل کا فیصلہ کرتے وقت شواہد کی دوبارہ تعریف کر سکتی ہے اور مذکورہ نتائج کو الٹ سکتی ہے۔ دفعہ 100 سی پی سی کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے شواہد کی دوبارہ تعریف کرنا جائز نہیں ہے۔
[C-A-953؛ C-955]

2۔ جانشینی ایکٹ کا دفعہ 63 (c) جس کی بنیاد پر ہائی کورٹ نے نمائش B-6 اور B-7 کے گواہوں کی تصدیق کرنے کی گواہی کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا ہے کہ مذکورہ دفعہ کے اجزاء تصدیق کنندگان کے ذریعہ نہیں بولے گئے ہیں، قابل اطلاق نہیں ہے۔ یہ وصیت کے ثبوت کا معاملہ نہیں ہے۔ نمائش B-6 اور B-7 ہبہ نامہ کے اعمال کی نوعیت میں ہیں۔ ہائی کورٹ نے بجا طور پر یہ کہتے ہوئے کہ نمائش B-6 اور B-7 ہبہ نامہ کی نوعیت میں ہیں، اس نتیجے پر پہنچنے میں واضح طور پر غیر قانونی ہونے کا ارتکاب کیا کہ مذکورہ دستاویزات جانشینی ایکٹ کی دفعہ 63 (c) کے لحاظ سے ثبوت کی کمی کے باعث ثابت نہیں ہوئی ہیں۔ ہائی کورٹ کا یہ مشاہدہ درست نہیں ہے کہ جائیداد منتقلی ایکٹ 1882 میں لفظ 'تصدیق شدہ' کی تعریف نہیں کی گئی ہے۔ جائیداد منتقلی ایکٹ کا دفعہ 3 اسی کی وضاحت کرتا ہے۔ [F، E-953]

3۔ ایویڈنس ایکٹ کا دفعہ 68 قانون کے ذریعہ تصدیق کے لیے درکار دستاویز پر عمل درآمد کے ثبوت سے متعلق ہے۔ دفعہ 68 فقرہ، دیگر باتوں کے ساتھ، یہ فراہم کرتا ہے کہ کسی بھی دستاویز پر عمل درآمد کے ثبوت کے طور پر تصدیق کنندہ گواہ کو طلب کرنا ضروری ہے جب تک کہ اس شخص کے ذریعہ اس پر عمل درآمد کی خاص طور پر تردید نہ کی جائے جس کے ذریعہ اسے عمل درآمد دی گئی ہے۔ اپیل کنندہ نے تصدیق کرنے والے دو گواہوں سے پوچھ گچھ کی ہے۔ ان کی گواہی کو ان وجوہات کی بنا پر نظر انداز کر دیا گیا ہے جو مکمل طور پر ناقابل قبول ہیں۔ مزید برآں، عرضی دعویٰ کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ نمائش بی-6 اور بی-7 پر عمل درآمد درحقیقت مدعیوں کی طرف سے متدعو یہ نہیں رہا ہے۔ ان کی طرف سے قائم کیا گیا مقدمہ یہ ہے کہ پہلا مدعا علیہ، دادی پر غالب اثر و رسوخ کا استعمال کرتے ہوئے، اس کے بڑھاپے، دھندلی بینائی اور ذہنی حالت کا استحصال کرنے پر دو بندوبست انجام دیتا

ہے۔ [B،A-954؛H،G-953]

4۔ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کے اپنی دادی کے ساتھ تعلقات کے پیش نظر ناجائز دباو و رسوخ کا اندازہ لگایا اور فیصلہ دیا کہ دستاویزات میں بی-6 اور بی-7 کو اپیل کنندہ کے حق میں اس کے پیش نظر عمل درآمد دی گئی تھی۔ عدالت عالیہ کا نقطہ نظر برقرار نہیں رہ سکتا۔ اگر لین دین ناقابل فہم معلوم ہوتا ہے، تو یہ ثابت کرنے کا بوجھ اس شخص پر ہے جو دوسرے کی مرضی ناجائز دباو حاصل کرنے کی پوزیشن میں ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ فریقین کا ایک دوسرے سے تقریباً تعلق تھا یا محض اس وجہ سے کہ واہب بوڑھا تھا یا کمزور کردار کا تھا، ناجائز دباو و رسوخ کا کوئی مفروضہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ عام طور پر وکیل اور مؤکل، اعتمادی اور سیٹل کیو اعتماد، روحانی مشیر اور عقیدت مند، طبی معاون اور مریض، والدین اور بچے کے تعلقات وہ ہیں جن میں اس طرح کا مفروضہ پیدا ہوتا ہے۔ عدالت عالیہ نے محض قریبی تعلقات کی وجہ سے ناجائز دباو و رسوخ کا اندازہ لگایا۔ تعلقات کی بنیاد پر عدالت عالیہ کی طرف سے کیا گیا مفروضہ قانون کے مطابق درست نہیں تھا۔ [H-F،D-955]

سبھاش چندر داس موشیب بنام گنگا پرساد داس موشیب اور دیگران اے آئی آر (1987) ایس سی 868،
حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5199 آف 1997۔

1983 کے ایس اے نمبر 1300 میں مدراس عدالت عالیہ کے 25.3.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

ڈاکٹر اے فرانسس جولین، میسرز ارپوٹم کے لیے سمیت کمار اور اپیل کنندہ کے لیے ارونا اینڈ کمپنی۔

جواب دہندگان کے لیے سی جیراج اور محترمہ وی موہنا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

وائی۔ کے۔ ساہاروال، جسٹس۔ اپیلٹ اس مقدمے میں دعویٰ علیہ نمبر 1 ہے جس میں اپیل کی گئی

ہے۔ تین بہنیں دعویٰ میں مدعی تھیں۔ دعویٰ کی جائیدادیں اصل میں تین مدعیوں کی ماں اور مدعا علیہ نمبر 1 کے والد نجامل کٹیال کی تھیں جو تین مدعیوں کے بھائی تھے۔ مدعا علیہ نمبر 1 کے والد کی موت اس کی ماں نجامل سے پہلے ہوئی تھی۔ نانجمل کا شوہر، یعنی مدعی کے والد اور مدعا علیہ نمبر 1 کے دادا بھی اپنی بیوی سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ نجامل کا انتقال 11 ستمبر 1979 کو بڑھاپے میں ہوا۔

عرضی دعوئوں کے مطابق، ان کی ماں نے 20 اگست 1966 کو ایک رجسٹرڈ وصیت پر عمل درآمد کیا جس کے تحت اس نے شیڈول اے میں بیان کردہ جائیدادوں کو ان کے حق میں عرضی دعویٰ کو وراثت میں دیا۔ شیڈول بی کی جائیدادیں بھی بالکل نانجمل سے تعلق رکھتی تھیں جو، عرضی دعویٰ میں لگائے گئے الزامات کے مطابق، تین مدعیوں کو ایک ساتھ 3 چوتھے حصے کی حد تک وراثت میں ملی تھیں اور 1 چوتھے حصے کو مدعا علیہ نمبر 1 کے ذریعے جانشینی کے قانون کے مطابق نانجمل کی مذکورہ جائیدادوں کے سلسلے میں بے روزگاری سے موت ہو گئی تھی۔ نانجمل کی موت کے بعد، اپیل کنندہ نے جائیدادوں کے دعویٰ اپنے خصوصی حق کا دعویٰ کرنا شروع کر دیا جس کے نتیجے میں مدعیوں نے اسے ایک نوٹس بھیجا جس میں اسے جائیدادوں سے لطف اندوز ہونے میں غیر قانونی مداخلت سے روکنے کا مطالبہ کیا گیا۔ نوٹس کے جواب میں، اپیل کنندہ نے مدعی کے شیڈول اے اور بی کی جائیدادوں کے حق سے انکار کیا اور 27 اکتوبر 1976 کے دو بندوبست کے تحت اپنے خصوصی حق پر زور دیا جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ نانجمل نے اس کے حق میں عمل درآمد دی تھی۔ جوابی نوٹس موصول ہونے پر مدعی نے مذکورہ اعمال کی کاپیاں حاصل کیں اور تب ہی مذکورہ اعمال کے بارے میں آگاہ ہوا جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ وہ درست طریقے سے انجام نہیں دیے گئے تھے۔ ان حالات میں، عرضی دعوئوں نے جو ہمارے سامنے مدعا علیہان ہیں، ایک حق استقرار طلب کیا کہ عرضی دعویٰ اے شیڈول کی جائیدادوں کا تعلق خصوصی طور پر ذریعے ان سے ہے اور انہوں نے حکم امتناعی امتناعی کی درخواست کی جس میں اپیل کنندہ/پہلے مدعا علیہان کو عرضی دعویٰ کے خصوصی قبضے اور ان جائیدادوں سے ان کے کرایہ دار کے ذریعے لطف اندوز ہونے میں مداخلت اور خلل ڈالنے سے روکا جائے اور مزید شیڈول بی کی جائیدادوں کو 4 مساوی حصص میں تقسیم کرنے کی درخواست کی تاکہ عرضی دعویٰ کو مکمل طور پر ذریعے تین حصص اور مدعا علیہ نمبر 1 کو ایک حصہ مختص کیا جاسکے۔

ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ 27 اکتوبر 1976 کے بندوبست جو پہلے مدعا علیہ کے حق میں ہبہ نامہ کی نوعیت کے تھے وہ درست دستاویزات نہیں تھے اور مذکورہ اعمال کو دھوکہ دہی، غلط بیانی اور ناجائز دباو و رسوخ سے وجود میں لایا گیا تھا۔ اس لیے دعویٰ فیصلہ کیا گیا۔

ٹرائل کورٹ کے فیصلے اور ڈگری کو چیلنج کرنے والی اپیل کنندہ کی طرف سے دائر اپیل، تاہم، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے منظور کر لی تھی اور ٹرائل کورٹ کے فیصلے اور ڈگری کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، دعویٰ اپیل کنندہ کے حق میں پہلی اپیل اور مقدمے دونوں کے اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا گیا تھا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ نمائش بی-6 اور بی-7 کو جائز اور رضا کارانہ طور پر اس کے مندرجات کے مکمل علم کے ساتھ اور اپیل کنندہ کے حق میں جائیدادوں کو ہبہ میں دینے کے ارادے سے انجام دیا گیا تھا۔

مدعیوں کی طرف سے پیش کی گئی دوسری اپیل میں، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ مذکورہ بالا اعمال ثابت نہیں ہوئے ہیں اور تمام مقاصد کے لیے کالعدم ہیں۔ نتیجتاً، نچلی اپیل عدالت کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، ٹرائل کورٹ کے فیصلے اور ڈگری کو بحال کر دیا گیا ہے۔ ان حالات میں، اصل پہلے مدعا علیہ نے اس اپیل کو ترجیح دی ہے۔

عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ نمائش بی-6 اور بی-7 درست دستاویزات نہیں ہیں کیونکہ اس کے ثبوت میں ثبوت کی کمی ہے۔ دستاویزات کے مندرجات کے حوالے سے تجمل کے بارے میں معلومات کی عدم موجودگی اور اس پر عمل درآمد کے بارے میں شکوک و شبہات، اور اپیل کنندہ پر ان دستاویزات کی صداقت کو ثابت کرنے کا بوجھ ہے جو وہ خارج کرنے میں ناکام رہا ہے۔

بیان محاورہ بالا نتیجے پر پہنچنے کے لیے، عدالت عالیہ نے کہا ہے کہ جائیداد منقولی ایکٹ 1882 میں 'تصدیق شدہ' کی تعریف نہیں کی گئی ہے، اور بھارتیہ جانشینی ایکٹ 1925 کی دفعہ 63 (سی) (مختصر طور پر، جانشینی ایکٹ) لاگو ہے جس کی تعمیل نہیں کی گئی ہے۔ عدالت عالیہ نے یہ بھی مشاہدہ کیا ہے کہ بھارتیہ ایوینس ایکٹ 1872 کی دفعہ 68 کے تحت، ایک دستاویز جس کی تصدیق کی ضرورت ہوتی ہے اسے اس وقت تک ثبوت کے طور پر استعمال نہیں کیا جائے گا جب تک کہ کم از کم ایک تصدیق کنندہ کی جانچ پڑتال نہ ہو اور اس پر عمل درآمد ثابت نہ ہو لیکن تصدیق کرنے والے دو گواہوں ڈی ڈبلیو 2 اور ڈی ڈبلیو 3 کی گواہی کو عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر مسترد کر دیا ہے کہ ان کی گواہی جانشینی ایکٹ کی دفعہ 63 کے اجزاء کی تعمیل کے بارے میں کچھ نہیں بتاتی ہے۔ اس طرح، عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اگرچہ تصدیق کنندگان ڈی ڈبلیو 2 اور ڈی ڈبلیو 3 کی جانچ پڑتال کی گئی تھی لیکن نمائش بی-6 اور بی-7 کی تصدیق ثابت نہیں ہوئی ہے اور ناجائز دباو و رسوخ یا دھوکہ دہی کا سوال، چاہے

درخواست کی گئی ہو، تب ہی عمل میں آئے گا جب دستاویز پر عمل درآمد مناسب طریقے سے ثابت ہو جائے جس میں اپیل کنندہ بری طرح ناکام ہو گیا ہو۔ مزید برآں، شواہد کی بازیافت پر، دونوں دستاویزات کو رجسٹر کرنے والے سب رجسٹرار (ڈی ڈبلیو 6) کی گواہی کو بھی یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا گیا کہ رجسٹریشن غیر فعال انداز میں کی گئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ رجسٹریشن کے وقت عمل درآمد دینے والے کے پاس مناسب بینائی نہیں تھی اور نہ ہی وہ مناسب طریقے سے سننے کی پوزیشن میں تھی۔

ہم مذکورہ بالا شمار میں سے کسی پر بھی عدالت عالیہ کے فیصلے کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 100 کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے قابل اجازت نہیں ہونے والے شواہد کی دوبارہ تعریف کرنے کے علاوہ، دیگر تمام مذکورہ بالا معاملات پر بھی عدالت عالیہ نے واضح طور پر غیر قانونی کارروائیاں کی ہیں۔

سب سے پہلے، عدالت عالیہ کا یہ مشاہدہ درست نہیں ہے کہ جائیداد منتقلی ایکٹ 1882 میں 'تصدیق شدہ' کی بیان محاورہ نہیں کی گئی ہے۔ جائیداد منتقلی ایکٹ کا دفعہ 3 'تصدیق شدہ' کے بیان محاورہ کی وضاحت کرتا ہے۔ اس میں لکھا ہے:

" کسی آلے کے سلسلے میں 'تصدیق شدہ' کا مطلب ہے اور ہمیشہ یہ سمجھا جائے گا کہ اس کا مطلب دو یا دو سے زائد گواہوں کے ذریعہ تصدیق شدہ ہے جن میں سے ہر ایک نے آلے کا نشان دیکھا ہے یا آلے پر اپنا نشان لگایا ہے، یا کسی دوسرے شخص کو آلے پر دستخط کرتے ہوئے دیکھا ہے اور آلے کی موجودگی میں اور ہدایت سے، یا آلے سے اس کے دستخط یا نشان، یا ایسے دوسرے شخص کے دستخط کا ذاتی اعتراف حاصل کیا ہے، اور جن میں سے ہر ایک نے آلے پر آلے کی موجودگی میں دستخط کیے ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہوگا کہ ایسے گواہوں میں سے ایک سے زائد گواہ موجود ہوں۔ ایک ہی وقت میں، اور تصدیق کی کسی خاص شکل کی ضرورت نہیں ہوگی۔ "

دوسرا، جانشینی ایکٹ کی دفعہ 63 (سی) جس کی بنیاد پر عدالت عالیہ نے نمائش بی-6 اور بی-7 کے گواہوں کی تصدیق کرنے کی گواہی کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا ہے کہ مذکورہ دفعہ کے اجزاء تصدیق کنندگان (ڈی ڈبلیو 2 اور ڈی ڈبلیو 3) کے ذریعے نہیں کہے گئے ہیں، اس کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔ یہ مرضی کے ثبوت کا معاملہ نہیں ہے۔ نمائش بی-6 اور بی-7 تحائف کی نوعیت میں ہیں۔ عدالت عالیہ نے صحیح طور پر یہ قرار دیتے ہوئے کہ مذکورہ دستاویزات ہبہ کی نوعیت کی ہیں، اس نتیجے پر پہنچنے میں واضح طور پر غیر قانونی ہونے کا ارتکاب کیا کہ مذکورہ

دستاویزات جانشینی ایکٹ کی دفعہ 63 (3) کے لحاظ سے ثبوت کی کمی کی وجہ سے ثابت نہیں ہوئی ہیں۔ اس غیر قانونی حیثیت کی وجہ سے ہی عدالت عالیہ کا موقف ہے کہ ناجائز دباو و رسوخ یا دھوکہ دہی کا سوال، چاہے مدعی کی طرف سے استدعا کی گئی ہو، تب ہی عمل میں آئے گا جب دستاویزات پر عمل درآمد مناسب طریقے سے ثابت ہو جائے اور چونکہ اپیل کنندہ ان دستاویزات کو ثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہا ہے، اس لیے ناجائز دباو و رسوخ یا دھوکہ دہی کا سوال بے معنی ہو جاتا ہے۔

بھارتیہ ایویڈنس ایکٹ کا دفعہ 68 قانون کے ذریعہ تصدیق کے لیے درکار دستاویز پر عمل درآمد کے ثبوت سے متعلق ہے۔ دفعہ 68 فقرہ، دیگر باتوں کے ساتھ، یہ فراہم کرتا ہے کہ کسی بھی دستاویز پر عمل درآمد کے ثبوت کے طور پر تصدیق کنندہ گواہ کو طلب کرنا ضروری ہے جب تک کہ اس شخص کے ذریعہ اس پر عمل درآمد کی خاص طور پر تردید نہ کی جائے جس کے ذریعہ اسے عمل درآمد دی گئی ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، تصدیق کرنے والے دو گواہوں سے اپیل کنندہ نے پوچھ گچھ کی ہے۔ ان کی گواہی کو ان وجوہات کی بنا پر نظر انداز کر دیا گیا ہے جو مکمل طور پر ناقابل قبول ہیں۔ مزید برآں، عرضی دعویٰ کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ نمائش بی-6 اور بی-7 پر عمل درآمد درحقیقت مدعیوں کی طرف سے متدعو یہ نہیں رہا ہے۔ ان کی طرف سے قائم کیا گیا مقدمہ یہ ہے کہ پہلے مدعا علیہ نے اپنی دادی پر غالب اثر و رسوخ کا استعمال کرتے ہوئے، اس کے بڑھاپے، دھندلی بینائی اور ذہنی حالت کا استحصال کرنے پر دو بندوبست پر عمل درآمد کرایا۔ مزید استدعا کی گئی ہے کہ پہلے مدعا علیہ کا اپنی دادی کے ساتھ مخلصانہ تعلق تھا اور اس لیے، اگرچہ عام طور پر یہ اس شخص کے لیے ہوگا جو مذکورہ حقیقت کو قائم کرنے کے لیے ناجائز دباو و رسوخ کی استدعا کرتا ہے، لیکن اس رشتے کے پیش نظر، یہ پہلے مدعا علیہ کے لیے ہے جو یہ ثابت کرے کہ ہبہ کے اعمال عمل درآمد دینے والے کی طرف سے آزادانہ مرضی کے استعمال کا نتیجہ تھے۔

یہ ثابت ہو چکا ہے اور یہ بھی متدعو یہ نہیں ہے کہ دادی اپنے پوتے کے ساتھ رہ رہی تھی، یعنی 1971 سے اپیل کنندہ۔ مدعی شادی شدہ بیٹیاں تھیں، آباد ہوئیں اور الگ رہ رہی تھیں۔ وہ ماں سے اس کی موت سے پہلے پچھلے 5-6 سالوں سے نہیں ملے تھے۔ ان پہلوؤں کو عدالت عالیہ نے مناسب طریقے سے سراہا نہیں ہے۔

تیسرا، پہلی اپیلٹ عدالت، ریکارڈ پر موجود شواہد پر غور کرنے پر، اس نتیجے پر پہنچی کہ B-6 اور B-7 کو کسی بھی غلط حالات سے متاثر نہیں کیا گیا جیسا کہ عرضی دعویٰ میں الزام لگایا گیا ہے اور اپیل کنندہ ان دستاویزات کے تحت شیڈول A اور B کی جائیدادوں کا حقدار ہے۔ پہلی اپیلٹ عدالت نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ نمائش بی-6

اور بی-7 نہ صرف دادی کی طرف سے پہلی بار اپیل کنندہ کے حق میں کیے گئے اعمال تھے کیونکہ اس سے پہلے بھی اس نے اس کے حق میں دیگر جائیدادوں کے حوالے سے دستاویزات پر عمل درآمد کیا تھا۔ پہلی اپیل عدالت کے فیصلے میں مذکورہ دستاویزات کی تفصیل دی گئی ہے۔ مناسب بینائی، سماعت اور بڑھاپے کے مرحلے کی کمی اور آزادانہ طور پر حرکت کرنے کی پوزیشن میں نہ ہونے کے حوالے سے، پہلی اپیل عدالت نے، عرضی دعویٰ کے دعووں کی جانچ پڑتال پر، یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اس میں دستاویزات کے بندوبست پر عمل درآمد کے معاملے میں اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی دھوکہ دہی یا ناجائز دباو و رسوخ کی کارروائیوں کے بارے میں کوئی تفصیلات نہیں ہیں۔ پہلی اپیل عدالت نے مزید محسوس کیا ہے کہ پہلی مدعی پی ڈبلیو 1 نے اپنے بیان میں دھوکہ دہی کے بارے میں کچھ نہیں کہا ہے۔ اس بات کا کوئی الزام نہیں ہے کہ اپیل کنندہ نے ان دستاویزات کی نمائندگی کی جو ان کے برعکس تھی اور درحقیقت، عرضی دعویٰ میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ 1971 سے تجماع اپیل کنندہ کے ساتھ رہ رہا تھا جو کیلا اس کی دیکھ بھال کر رہا تھا۔ بندوبست اس کی موت سے تقریباً تین سال پہلے انجام دیے گئے تھے۔ مدعیوں کا اپنی ماں سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔ وہ اس سے ملنے نہیں گئے تھے۔ انہوں نے بندوبست کے اعمال کے بارے میں جان لیا اور اپیل گزار سے جواب نوٹس موصول ہونے پر اس کی کاپیاں حاصل کیں جیسا کہ اس سے پہلے یہاں دیکھا گیا تھا اور اس کے بعد سب رجسٹرار کے دفتر سے کاپیاں حاصل کیں۔ پہلی اپیل عدالت نے سب رجسٹرار (ڈی ڈبلیو 6) کی گواہی کا بھی حوالہ دیا اور کہا کہ وہ نچمل کی اچھی صحت اور صحت مند ذہن کے بارے میں مطمئن ہے۔ پہلی اپیل عدالت نے اس حقیقت کا بھی حوالہ دیا ہے کہ نچمل نے ایک کنہی تقریب میں شرکت کی تھی جہاں وہ اکیلی گئی تھی اور مذکورہ تقریب میں لی گئی تصاویر پر انحصار کیا گیا تھا جو نمائشی بی-6 اور بی-7 کی عمل درآمد کے تقریباً ایک سال بعد پیش آئے تھے۔ ریکارڈ پر موجود شواہد پر غور کرنے پر، پہلی اپیل عدالت نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ نچمل جسمانی طور پر صحت مند تھی اور جب اس نے نمائشی بی-6 اور بی-7 کو انجام دیا تو وہ ذہنی طور پر ٹھیک تھی اور اس نے رضا کارانہ طور پر مذکورہ دستاویزات کو ان دستاویزات کی نوعیت اور مقصد کے مکمل علم کے ساتھ انجام دیا جو وہ انجام دے رہی تھی۔ یہ نتائج، ہمارے خیال میں، پہلی اپیل عدالت کے ذریعے درست طریقے سے درج کیے گئے ہیں۔ جو بھی ہو، ہمیں اس بنیاد پر کوئی بنیاد نظر نہیں آتی جس کی بنیاد پر عدالت عالیہ دوسری اپیل کا فیصلہ کرتے ہوئے شواہد کی دوبارہ تعریف کر سکتی ہے اور مذکورہ نتائج کو الٹ سکتی ہے۔

مزید برآں، عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کے اپنی دادی کے ساتھ تعلقات کے پیش نظر، ناجائز دباو و رسوخ کا اندازہ لگایا اور فیصلہ دیا کہ دستاویزات میں بی-6 اور بی-7 کو اپیل کنندہ کے حق میں اس کے پیش نظر انجام دیا گیا تھا۔ ہم عدالت عالیہ کے نقطہ نظر کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں۔

تقسیمات چندر داس مویشی بنام گنگا پرساد داس مویشی اور دیگران (1967) اے آئی آر ایس سی 868 میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ ناجائز دباؤ؟ ورسوخ کے معاملے کی سماعت موہوب الیہ والی عدالت کو شروع میں دو چیزوں پر غور کرنا چاہیے، یعنی، (1) واہب اور واہب کے درمیان تعلقات ایسے ہیں کہ واہب کی مرضی پر غلبہ حاصل موہوب الیہ کی پوزیشن میں ہو، اور (2) کیا واہب نے واہب پر غیر منصفانہ فائدہ حاصل موہوب الیہ کے لیے اس پوزیشن کا استعمال کیا ہے؟ ان دونوں مسائل کے تعین پر ایک تیسرا نقطہ سامنے آتا ہے، جو کہ ذمہ داری پرو بندی کا ہے۔ اگر لین دین ناقابل فہم معلوم ہوتا ہے، تو یہ ثابت کرنے کا بوجھ اس شخص پر ہے جو دوسرے کی مرضی ناجائز دباؤ؟ حاصل کرنے کی پوزیشن میں ہے۔ مزید کہا گیا کہ صرف اس وجہ سے کہ فریقین کا ایک دوسرے سے تقریباً تعلق تھا یا محض اس وجہ سے کہ واہب بوڑھا یا کمزور کردار کا تھا، ناجائز دباؤ؟ ورسوخ کا کوئی مفروضہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ عام طور پر وکیل اور مؤکل، اعتمادی اور مستفید ٹرسٹ، روحانی مشیر اور عقیدت مند، طبی معاون اور مریض، والدین اور بچے کے تعلقات وہ ہیں جن میں اس طرح کا مفروضہ پیدا ہوتا ہے۔ عدالت عالیہ نے محض قریبی تعلقات کی وجہ سے ناجائز دباؤ؟ کا اندازہ لگایا۔ تعلقات کی بنیاد پر عدالت عالیہ کی طرف سے کیا گیا مفروضہ قانون کے مطابق درست نہیں تھا۔ عدالت عالیہ کا پورا نقطہ نظر غلط تھا اور اسے برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔

علحدگی سے پہلے، ہم جواب دہندگان کے لیے ماہر وکیل کی طرف سے اس معاملے میں فراہم کی جانے والی مدد کی سطح کو نوٹ کرنا چاہتے ہیں۔ اپیل کنندہ کے لیے فاضل وکیل کی عرضیوں کے جواب میں، تعلیم یافتہ وکیل کی طرف سے ایک جملہ پیش کیا گیا تھا کہ وہ اپنے مؤکلوں کے حق میں عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے میں جو کہا گیا ہے اسے اپناتا ہے زائد اس میں مزید کچھ شامل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مذکورہ وجوہات کی بنا پر ہم عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اپیل کی اجازت دیتے ہیں۔ ٹرائل کورٹ کے فیصلے اور ڈگری کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور پہلی اپیل کورٹ کا حکم بحال کیا جاتا ہے۔ نتیجتاً دعویٰ خارج ہو جائے گا۔ اپیل کنندہ بھی اپنے پورے اخراجات کا حقدار ہوگا۔

کے کے ٹی

اپیل کی اجازت دی گئی۔